معین دین میم احمد عین حق ہے سر بسر دیکھو | بتا دے دین کا رستہ معین الدین اجمیری
معنی غوث اعظم منقبت کا دین ملا مجھکو | کہون ملاح ہین خواجہ معین الدین اجمیری

میسر وہ بھی دن ہوگا کہے جو روز کو کوئی
ہے خاص الخاص بندہ معین الدین اجمیری

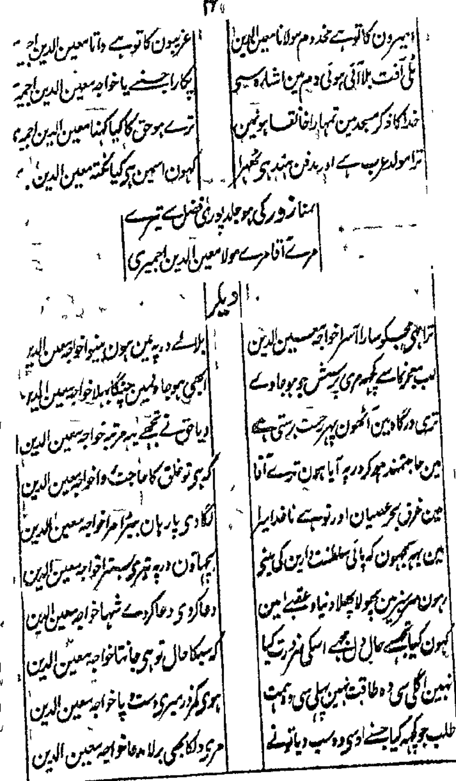
دیگر

ہے غریبون کے لئے ملجا و ماوا خواجہ | اور امیرون کے لیے قبلہ و کعبہ خواجہ
انبیاؤن کی صفت تجھمین خدا نے دی ہے | اولیاؤن مین تجھے کر دیا پیدا خواجہ
آنا سا گر ہے ترا چشمہ کوثر شاہا | یا کہون آب فنا آب بقا یا خواجہ
مرحبا صل علے چشتی عالی نسبی | شور ہے صل علے صل علے یا خواجہ

زور گو خدا رہتا ہے دن رات شہا
پایا روضہ مین ترے خلد کا سایا خواجہ

دیگر

کہون کیا مرتبہ تیرا معین الدین اجمیری | خدا کا نور ہی دیکھا معین الدین اجمیری
امام حضرت عابد سے لیکر تا نقی تیرا | وہ عالی سلسلہ ٹھہرا معین الدین اجمیری
توہی ہے سید السادات شیخ الشیخ ہے توہی | یہہ اولی وصف ہے تیرا معین الدین اجمیری
توہی ہے میر میران اور توہی غوث زمانہ ہے | معین الدین والدنیا معین الدین اجمیری
معین الدین والملت تجھی کہتا جہان کیون ہے | یہی حق سے خطاب آیا معین الدین اجمیری



امیرون کا تو ہے مخدوم مولانا معین الدین / غریبون کا تو ہے داتا معین الدین اجمیری

ٹلی آفت بلا آئی ہوئی دم مین اشارہ سے / پکارا جسنے یا خواجہ معین الدین اجمیری

خدا کا ذکر مسجد مین تمہارا خانقاہ مین / ترے ہو حق کا کیا کہنا معین الدین اجمیری

ترا مولد عرب ہے اور مدفن ہند ہی ٹھہرا / کہون اسمین ہے کیا حکمت معین الدین

مسنا زور کی ہو جلد پوری فضل سے تیرے
مرے آقا مرے مولا معین الدین اجمیری

دیگر

ترا ہی مجھکو سارا آسرا خواجہ معین الدین / بلا لے در پہ مین ہون بینوا خواجہ معین الدین

سبب میرے زمانے کچھ مری پرسش جو ہو جاوے / ابھی ہو جاؤن مین چنگا بھلا خواجہ معین الدین

تری درگاہ مین آٹھون پہر رحمت برستی ہے / دیا حق نے تجھے یہہ مرتبہ خواجہ معین الدین

مین حاجتمند ہو کر در پہ آیا ہون ترے آقا / کہ ہی تو خلق کا حاجت روا خواجہ معین الدین

مین غرق بحر عصیان اور تو ہے ناخدا میرا / لگا دے پار بان بیڑا مرا خواجہ معین الدین

مین یہہ کہون کہ پائی سلطنت دارین کی مینے / بچھاؤن در پہ تیرے بسترا خواجہ معین الدین

رہون مین سبز مین پھولا پھلا دنیا و عقبے مین / دعا کر دی دعا کردے شہا خواجہ معین الدین

کہون کیا تجھسے حال دل مجھے اسکی ضرورت کیا / کہ سبکا حال تو ہی جانتا خواجہ معین الدین

نہین اگلی سی وہ طاقت نہین پہلی سی وہ ہمت / ہوی کمزور میری دست و پا خواجہ معین الدین

طلب جو کچھ کیا جسنے دیا وہ سب دیا تونے / مرے دلکا بھی بر لا مدعا خواجہ معین الدین

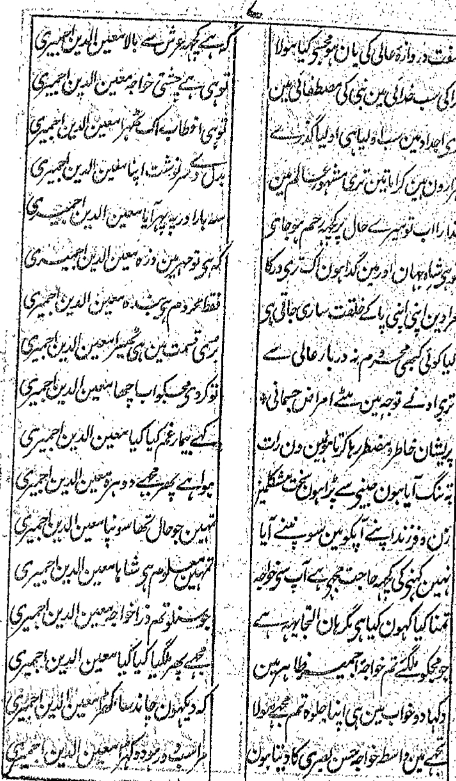
طفیل حضرت مشکلکشا مشکل کو آسان کر توہی ہے خلق کا حاجت روا خواجہ معین الدین
طفیل حضرت عثمان ہارون کر مدد میری دلا دی اپنی رب سے تو صلہ خواجہ معین الدین
طفیل پنجتن ہوجائے اب مجکو شفا حاصل یہی ہے دلکا میرے مدعا خواجہ معین الدین

مین ہون زار و نزار و زر و بیمار نام ہے شاہا
نظر کرنا مرے جانب ذرا خواجہ معین الدین

دیگر

کہون کیا رتبہ علیا معین الدین اجمیری خدا جانے توہی کیا کیا معین الدین اجمیری
بشر کا منہ نہین اتنا صفت جو لکہہ سکے تیری خدا عاشق ہوا تیرا معین الدین اجمیری
خدا کا کیون نہو محبوب ہے محبوب کا محبوب نبی تیرا علی تیرا معین الدین اجمیری
علی ذو العلا ہین جد امجد تیری اے خواجہ نبی سے قرب ہے رشتہ معین الدین اجمیری
خبر لیجے خدا را زور کی اب تو معین الدین گدا آیا ہے سب سے دیوانہ معین الدین اجمیری
نہ پہنچے تجھسے کچھ ایسی زائران روضہ اقدس گدا بلوایا ہوں یہان آیا معین الدین اجمیری
سنہ شعبان سے تا ماہ رجب پوری برس گذری میسر تب ہوا آنا معین الدین اجمیری
خدا جانے مین کیا کچھ دلمین اپنے لایا ہون ارمان مجھے دیدین بھلا کیا کیا معین الدین اجمیری
شہنشاہ ولایت ہے تو خواجہ فقر و عرفان مین خدائی مین لقب ٹھہرا معین الدین اجمیری
جو آیا تیرے لنگر خانہ مین وہ قطب ہو نکلا تری لنگر کا کیا کہنا معین الدین اجمیری
غلامونکا تری گھر کے یہ اک ادنی سا لنگا ہے گدا کو شاہ کر دینا معین الدین اجمیری

الہی خیر سے ہو پھر دکھا اپنی زلف یثرب ہے — کرے پھر سر مین پھر اسودا معین الدین اجمیری
مری للہ فی اللہ مجھے کچھ تو مدد آکر — کہ جینے سے ہون تنگ آیا معین الدین اجمیری
گناہوں سے ہی برگشتہ پھنسا ہون دام غم مین — خبر لو جلد یا خواجہ معین الدین اجمیری
ترے دربار مین خلقت خدا کی سرخرو آئی — سیہ رو ایک مین آیا معین الدین اجمیری
مجھے بھی کارخانہ سے ملے للہ فی اللہ کچھ — لیے جاتے ہین سب حصہ معین الدین اجمیری
تری داد و دہش کو بکر کثر سے ہو بیان خواجہ — بڑا دربار ہے تیرا معین الدین اجمیری
پڑی جسپر نظر تیری ہوا دم مین وہ ہی کامل ہے — نظر کا تیر ہے کیا کہنا معین الدین اجمیری
فراہی حوض کوثر کا تمہاری آناساگر مین ہے — تو بھر دے جام اب میرا معین الدین اجمیری
شہ مردان علی شیر خدا کا تو پیارا ہے — نبی کا لاڈلا ٹھہرا معین الدین اجمیری
حسب مین اور نسب مین تو حسینی اور حسنی ہے — شرافت سب سے اعلے معین الدین اجمیری
ترا فضل و کرم ادنی سے ادنی مدعا دینا — تری بخشش کا کیا کہنا معین الدین اجمیری
نہین موقوف ہی شاہ و گدا کی کچھ ترے یا نہیں — ترا ہے عام دروازہ معین الدین اجمیری
جہان عاشق ہوا تیرا زمانہ کا ہے تو والی — خدا کا ہے تو ہی پیارا معین الدین اجمیری
یہانتک ہی خدا کے ذکر مین مشغول تو ہر دم — کہ سایہ ہی نہ تھا تیرا معین الدین اجمیری
کلام اللہ رکھا ہی تری روضہ مین زیارت کو — معما جانے ہی یہ کیا معین الدین اجمیری
زیارت گاہ مخلوق خدا ہے روضہ انور — کہوں کیا اسمین ہے نکتہ معین الدین اجمیری
حضور مصطفی کی ارث ساری ہی تجھکو پہونچی ہے — علی سے ہے بسینہ بتلایا معین الدین اجمیری



سفت دروازہ عالی کی یان ہو مجہسی کیا مولا
کہ ہے کچھ عرش سے بالا معین الدین اجمیری

راکی سب خدائی ہین نبی کی مصطفائی ہین
تو ہی ہے چشتی خواجہ معین الدین اجمیری

ری اجداد مین سب ولیا ہی اولیا گذرے
تو ہی اقطاب ہے اک گوہر معین الدین اجمیری

زارون ہین کراماتین تیری مشہور عالم مین
بدل دی سر نوشت اپنا معین الدین اجمیری

ذار اب تو میرے حال پر کچھ رحم ہو جاوی
سے بار اور پہ پہر آیا معین الدین اجمیری

ہی شاہ جہان اور مین گدا ہون اک تری درگا
کہ ہی تو مہر مین ذرہ معین الدین اجمیری

مرادین اپنی پاکے خلقت ساری جاتی ہی
فقط محروم ہی بندہ معین الدین اجمیری

گیا کوئی کبھی محروم نہ دربار عالی سے
بری قسمت مین ہی گہیرا معین الدین اجمیری

تری ادنے توجہ مین مٹے امراض جسمانی
تو کر دی مجکو اب اچھا معین الدین اجمیری

پریشان خاطر و مضطر رہا کرتا ہون دن رات
کہی بیمار غم کیا کیا معین الدین اجمیری

تہ تنگ آیا ہون جینے سے پڑا ہون سخت مشکل مین
ہوا ہی پہر مجہی دوبرہ معین الدین اجمیری

زن و فرزند اپنے آپکو مین سونپنے آیا
تمہین جو حال تہا سو نیا معین الدین اجمیری

نہین کہنے کی کچھ حاجت مجہی ہی آپ سی خواجہ
تمہین معلوم ہی شاہا معین الدین اجمیری

تمنا کیا کہون کیا ہی مگر ہان التجا یہ ہے
مجہی سنلو تم ذرا خواجہ معین الدین اجمیری

جو مجکو ملگئے تم خواجہ اجمیر ظاہر مین
مجہی پہر ملگیا کیا کیا معین الدین اجمیری

دکہا دو خواب مین ہی اپنا جلوہ تم مجہی مولا
کہ دیکہون چاندسا مکھڑا معین الدین اجمیری

تجہی مین واسطہ خواجہ حسن بصری کا دیتا ہون
مرا سب درد و دکہ ہرا معین الدین اجمیری

وصیت اور بھی اک آپ سے یہہ مجھکو کرنا ہے | اگر مقبول ہو کہنا معین الدین اجمیری
جگہہ نزدیک سی مرقد کی ملے اجمیر مین مجھکو | کہ پاؤن قرب مین تیرا معین الدین اجمیری
بہت مدت ہوئی مجھکو ترا بیکار رہون گھر پر | مجھے نوکر تو کر دینا معین الدین اجمیری
مین نوکر ہو کے پھر دربار عالی مین ترے آؤن | نہو محتاج پھر بندہ معین الدین اجمیری
چھٹی تاریخ ہے اور آج ہوگا قل بھی یا مولا | مین پر محتاج ہون خواجہ معین الدین اجمیری
ہے گویا الوداعی آج ہی ملنا ترا سب سے | تو ملنے دے مجھے بھی دانا معین الدین اجمیری
خصوصاً میرے بھائی افتخار الدین کو مولا | ملے اولاد کا حصہ معین الدین اجمیری
ترے حفظ و امان مین سونپتا ہون اپنے بھائیکو | نہ ہو کچھہ دخل شیطان کا معین الدین اجمیری
کھڑے ہین جتنے باہر زائران روضہ اقدس | مرادین سب کی تو دینا معین الدین اجمیری
ترے روضہ مین جیسے آئے اندر ہی لو لگے ہین | اونہین اچھا تو کر دینا معین الدین اجمیری
ہزارون کوس کے زائر ترے روضہ مین آئے ہین | دلی مقصد ملے سبکا معین الدین اجمیری
خوش و خرم چلے جائین دعا ہی ہے یہ تجھکو | ہو مقصد سبکا یان پورا معین الدین اجمیری

دعائین تہور کی مقبول ہون دربار مین تیرے
کہے آمین ہر بندہ معین الدین اجمیری

دیگر

کہون کیا حال دل اپنا مرے سند الولی خواجہ | مین ہون بس غم کا اک دکھیا مرے سند الولی خواجہ
کوئی جاتا نہین محروم ہی دربار عالی سے | فقط محروم ہی بندہ مرے سند الولی خواجہ

ترحم آپ کا درکار ہے للہ فی اللہ ہو
کہوں کیا حال میں غم کا مری سہندالولی خواجہ

تری نگری میں اپنی غم کے پھیرے دیکھ آیا ہوں
مجھے بھی بھیک دیدینا مری سہندالولی خواجہ

بدلدے تو مری تقدیر بہر حضرت عثمانؓ
مقدر ہے بُرا میرا مرے سہندالولی خواجہ

تری مداح پڑھتے سر جھکے ہیں منقبت میری
میں پڑھتا تھا کہوں قصہ مری سہندالولی خواجہ

عمل میں مدح کے اپنی شفا سے ندور کو دیجے
طفیل حضرت زہرا مری سہندالولی خواجہ

ردیف (ب)

رہے ہمیشہ ترا پاس اور ادب خواجہ
اگرچہ دل پہ مری لاکھ ہوں تعب خواجہ

ہر ایک مذہب و ملت کا پیشوا تو ہے
بتان دہر بھی کہتے ہیں تجھکو سب خواجہ

عرب کا عین محمد کی میم ہے تمہیں
بعینہ عین ملا ہیں باعصب خواجہ

خدا کے واسطے ٹلجائے ہر بلا میری
پھنسا ہوں ورطۂ غم میں ہیں بس کہ ڈوبے خواجہ

مئے ودا تشنہ دہ دی کہ جس سے چھک جاؤں
ترا ہی مست الستی بنوں میں جب خواجہ

دکھا دے سیر الی اللہ چنے روضہ میں
تم ہو مدحق دیا ہو گی پھر طلب خواجہ

تمہارا حکم ہے حکم رسول حکم خدا
تمہارا حکم قضا سے جدا ہے کب خواجہ

نوشتہ مٹ نہیں سکتا ہے ندور کا ہرگز
بدل دو میرا مقدر میں جانوں جب خواجہ

تمہارا نام ہے محبوب یاخواجہ معین الدین   تمہین ہو طالب و مطلوب یاخواجہ معین الدین

تمہاری خاکپا ہین سب کوئی ہمری ہو تو بری ہی   ویا ہون سالک و مجذوب یاخواجہ معین الدین

ولایت کے مناصب سب ترے قبضہ مین بیشک ہین   جسے چاہی کرے منصوب یاخواجہ معین الدین

پکارا جسے یاخواجہ معین الدین تجہے کہکر   ہوا وہ خاصکر محبوب یاخواجہ معین الدین

تمنا زور کی پوری کرو شاہا شفا دیکر
رہے تیری طرف منسوب یاخواجہ معین الدین

ردیف (ت)

ترا گہر ہے اک لاہوت یاخواجہ معین الدین   ہے تجہے زینت ناسوت یاخواجہ معین الدین

شراب قرب حق پیتا ہی تو اور خود پلاتا ہے   غذای وصل تیرا قوت یاخواجہ معین الدین

خریدارایک مین ہون جیسے بہر حضرت یوسف   تھی برہیا لیکے آئی سوت یاخواجہ معین الدین

ہر اک شاہ دگدا ہے ساری ہندوستان کے کیسر   ترا ظاہر ہوا جبروت یاخواجہ معین الدین

ترے زائر جو آئے ہین از بہین للہ یاخواجہ   دکہادے شان تو ملکوت یاخواجہ معین الدین

مرا تب ہی جنازہ پر مرے آجا ذگر مولاہ   اوٹھا دو تم مرا تابوت یاخواجہ معین الدین

یہہ تیرا زور قوت پائے جلدی ناتوانی سے
کہلا معجون تو یا قوت یاخواجہ معین الدین

ردیف (ث)

ولایت پاتے ہیں اغواث یا خواجہ معین الدین
تمہاری خاص ہے میراث یا خواجہ معین الدین

تری تقدیم اگلوں نے قدیماً مان لی مولا ٭
یہہ میراث کب ہوا احداث یا خواجہ معین الدین

نہیں کچھہ بحث دنیا کی تردد اور فکر کی ٭
پسند آئی ترے ابحاث یا خواجہ معین الدین

تری ہے خواب بیداری سرک انعام کو یکساں
کہوں کیا خواب کو اضغاث یا خواجہ معین الدین

مدد کیجے گا زور زار کی مرقد پہ بھی آکر ٭
جو اوٹھیں مردہ از اجداث یا خواجہ معین الدین

ردیف (ج)

نبی کے دین کی کی ترویج یا خواجہ معین الدین
جچایا فقر کا ہی نہج یا خواجہ معین الدین

بہار و نیر ہوئی معراج دین کو تیری باعث سے
ہوئی اچھی طرح تفریح یا خواجہ معین الدین

خدا و مصطفے و مرتضے سے آپنے پائی ٭
نص الفقر بالتدریج یا خواجہ معین الدین

پھنسا ہوں ورطۂ غم میں نکالو جلد تم آکر
شادی رنج کی تفریج یا خواجہ معین الدین

شہادی استقامت شور کو بھی فضل سے اپنے
نہووے نفس کی تعویج یا خواجہ معین الدین

دیگر

تمہارا زور ہے محتاج یا خواجہ معین الدین
ہے تیری ہاتھ داسکی لاج یا خواجہ معین الدین

کرم کا آپ کے ہر دم بھروسا سبکو رہتا ہے
ہے ہندوستان میں تیرا راج یا خواجہ معین الدین

نہین ٹلتی بلائین میری سر سے ایکدم کو بھی
بنا دی میرا کام دکاج یا خواجہ معین الدین

حضور مصطفے کے واسطے کیجیے مدد آکر
ہوا ہے ملک دل تاراج یا خواجہ معین الدین

غریق بحر عصیان ہو جای زوری ہین زور
کہین بہہ کے امواج یا خواجہ معین الدین

ردیف (ح)

کرم کی کیونکر ہو تشریح یا خواجہ معین الدین
کرا وسکی ہو سکتی تصریح یا خواجہ معین الدین

نکل جای بدن سے میری جو کچھ ہی ابھی دم مین
کرو اسکی اگر تنقیح یا خواجہ معین الدین

مقدس مین بشر گزاران روضہ حضرت
ملک کرتے ہین سب تسبیح یا خواجہ معین الدین

وجاہت جو تری واقع ہوا ہی سب کو وجہ اللہ
بیان ہو اوسکی کب توضیح یا خواجہ معین الدین

ہی ترے در رونا نگہین دخترین ہر دم جدائی مین
کچھ اسکی کیجیے تفریح یا خواجہ معین الدین

ردیف (خ)

جہان کے ہین جو سب تساخ یا خواجہ معین الدین
ادہر تیری اصل کی ہین شاخ یا خواجہ معین الدین

رسائی فکر کی ممکن نہین ہو سکتی ظاہر کی
وہ عالی آپکا ہی کاخ یا خواجہ معین الدین

تری لنگر کا دلیہ بھی تو اس ترکیب سے پکے
تحیر مین رہی طباخ یا خواجہ معین الدین

تمام احکام حکام جہان کے ہو ابھی منسوخ — کرے جاری جو تو نساخ یا خواجہ معین الدین

تو اپنی نور کی کر غیب سے امداد کچھ غیبی
نہو جائے کہیں گستاخ یا خواجہ معین الدین

ردیف (د)

جہان کہتا ہے تجھسے کہ المدد خواجہ — خدا کیواسطے میری بھی ہو مدد خواجہ
پکارا جسنے مصیبت مین ایکدم تجھکو — بلا تو کیا ہے قضا ہو گئی ہے رد خواجہ
ازل مین لکھدیا قسام نے مقدر مین — رہیگا جاری ترا فیض تا ابد خواجہ
گنہگار ہون کہ ٹکا ہے تیرے حشر کا بس — تو دیدے محب کو شفاعت کی کچھ سند خواجہ
ترے کمال کو پہونچے دماغ ہے کس کا — کہ اڑ ہی سکتا نہیں طایر خرد خواجہ

تو ذلیل و خوار ہمیشہ ہون نور کی حاسد
اگرچہ ہو دین عدد و رپئے حسد خواجہ

ردیف (ذ)

ترا عالم مین نکیون حکم ہو نافذ خواجہ — فیض کے سارے ولی تجھسے ہین آخذ خواجہ
تیرے عشاق کو ہر دم ہے سرور وحدت — کیون نہ سب کیف ہون دنیا کے لذائذ خواجہ
دونون عالم کے لیئے آپ ہین ملجا ماوا — جملہ افراد جہان تمسے ہین لائذ خواجہ

زور کو حشر مین اپنے تو بچانا اگر
بات تو جب ہے نہو کوئی موا خذ خواجہ

ردیف (ر)

بہت ہی سخت ہون مجبور یا خواجہ معین الدین
کہو نمین غمسے اب مجبور یا خواجہ معین الدین

خدارا جلد ہو تجہ حال کو بہیرے مرے خواجہ
دوہائی دیتا ہی رنجور یا خواجہ معین الدین

تو ہی ہادی ہی ہیلر دین و دنیا مین تو ہی رہبر
دو عالم مین تو کر مشکور یا خواجہ معین الدین

ہجوم غم نے گہیرا ہے مجہی ہون ورطۂ غم مین
مری دشمن ہون سب مقہور یا خواجہ معین الدین

شراب چشت کا پیالہ کوئی للہ پلوادے
مئی الفت سے کر مسرور یا خواجہ معین الدین

بدل دو میری قسمت کو شۂ عثمان کی صدقہ مین
نہین ہی آپ سے کچہہ دور یا خواجہ معین الدین

ہرا ہی دال دلیہ مین تری جنت کی کہانے کا
دیا ہی بہر مئی انگور یا خواجہ معین الدین

مٹا ہی سے نہین مٹتی ذلالت ننگ عصیان کی
تو کر سینہ مرا پر نور یا خواجہ معین الدین

بڑا بہاری گنا ہونکا ہی میری بوجہہ گردن پر
اوٹہاوے کب تلک مہجور یا خواجہ معین الدین

کرم سے تو خبر اب زور کی للہ فی اللہ تم
بہت ہی عاجز و مجبور یا خواجہ معین الدین

دیگر

اک نظر خواجہ غریب نواز
کرادہر خواجہ غریب نواز

تجھکو معلوم ہے سبھی ہی دلکا
سربسر خواجہ غریب نواز

کیا کہون حال اپنا مین خواجہ
ہی بہتر خواجہ غریب نواز

دور کردے برائیان مجھسے
نیک کر خواجہ غریب نواز

تیری افضال سے رہون خوشحال
عمر بہر خواجہ غریب نواز

تیرا بندہ ذلیل و خوار رہے
رحم کر خواجہ غریب نواز

سب دعائین قبول ہون میری
دے اثر خواجہ غریب نواز

تم شہنشاہ ہند ہو خواجہ
ہین بہتر خواجہ غریب نواز

نیک توفیق زور کو اب دی
رحم کر خواجہ غریب نواز

دیگر

کرم فرما ذرا مجھپر معین الدین اجمیری
کہ حالت ہی مری ابتر معین الدین اجمیری

مین ہون مہمان میخانہ مجھے بھی ایک ساغر دے
کہ ہی تو ساقی کوثر معین الدین اجمیری

کبھی محروم جانیکا نہین مقصد مین وہ اپنے
جو آتا ہی تیری در پر معین الدین اجمیری

مریض لا دوا آیا مین تیری در پہ ہو صحت
کہ ہی دار الشفا یہہ گہر معین الدین اجمیری

معین الدین چشتی کہتے ہین تجھکو ولی سارے
ترا ہی مرتبہ برتر معین الدین اجمیری

پھنسا منجدھار مین ہون مین خبر جلد لیجیے آکر
لگا کشتی کنارے پر معین الدین اجمیری

دوبارہ در پہ آیا پھر احمد دلکا مقصد دے
بلایا پھر مجھے در پر معین الدین اجمیری

بچا گمراہی سے تو زور رکو اپنی توجہ سے
تو ہی ہادی تو ہی رہبر معین الدین اجمیری

دیگر

بیان ہو مرتبہ کیونکر معین الدین اجمیری
خدا حامی نبی یاور معین الدین اجمیری

تری سایہ کا سایہ بھی کہین پڑجای قد دیکو
ہمارے سمجھین وہ بہتر معین الدین اجمیری

تری دربار عالی تک رسائی کسکی ہوتی ہی
نصیبا جسکا ہو یاور معین الدین اجمیری

وسیلہ کیون نہ چاہین تجہسے ساری سربروند
کہ تو ہے سب کا اک رہبر معین الدین اجمیری

حضوری مجکو حاصل ہر گہڑی ہی احمد مرسل
ترا رتبہ ہی بالا تر معین الدین اجمیری

تری تعبد مین ہو کیونکر نہ مخلوق خدا ساری
ہین تابع ساری بحر و بر معین الدین اجمیری

مزا ہی آنا ساگر پر سر لب چشت کا تیرے
یہی ہین زمزم و کوثر معین الدین اجمیری

مقدر تارا گڑہ پر آزماتین ہم بھی بس چلکر
ستارا اپنا ہو یاور معین الدین اجمیری

گلی کوچہ مین تیری سیر الی اللہ کا مزا آئی
در دولت کا ہی وہ در معین الدین اجمیری

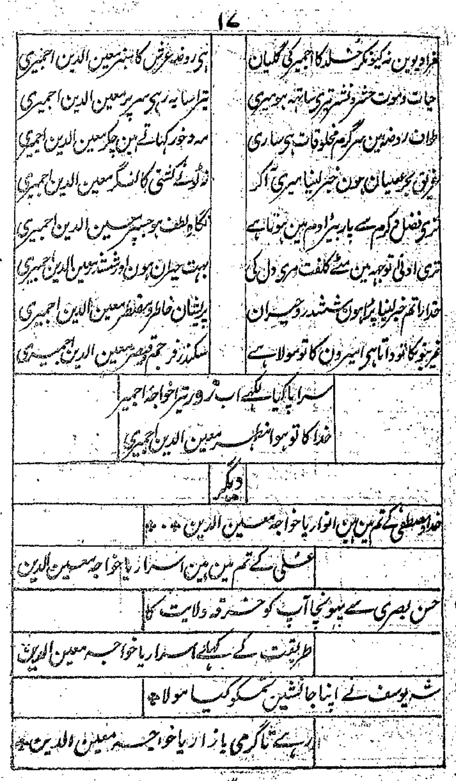
فنا ہون ذات اقدس مین تری ہر دم محبت سے
ملا دین آپکو کیونکر معین الدین اجمیری

مقدر اپنا اپنا تیرے در پر آزماتے ہین
گدا و شاہ سبھی آکر معین الدین اجمیری

خدا کا ذکر مسجد مین تمہارا خانقاہون مین
عجب ہی حق ہوئی گھر گھر معین الدین اجمیری

ترا گھر ابعینہ شکل مسجد نبی بنتا ہے
خدا کا تو ہی عارف تر معین الدین اجمیری

بنا شکل محمد آپ کا جسم لطیف ایسا
نہ سایہ رہا جو ہر معین الدین اجمیری



فرادیوین نہ کیونکر خلد کا اجمیر کی گلیان — ہی روضہ عرش کا ہمسر معین الدین اجمیری
حیات و موت حشر و نشر تیری ساتھ ہو میری — ترا سایہ رہی سر پر معین الدین اجمیری
طواف روضہ مین سرگرم مخلوقات ہی ساری — مہ و خور کہاتے ہین چکر معین الدین اجمیری
غریق بحر عصیان ہون خبر لینا میری آکر — نہ ٹوٹے کشتی کا لنگر معین الدین اجمیری
تری فضل و کرم سے پار بیڑا دم مین ہوتا ہے — نگاہ لطف ہو جسپر معین الدین اجمیری
تری ادنی توجہ مین مٹے کلفت مری دل کی — بہت حیران ہون او رشتہ معین الدین اجمیری
خدا را تم خبر لینا پڑا ہون ششدر و حیران — پریشان خاطر و مضطر معین الدین اجمیری
تم ہو کا تو داتا ہی اسیرون کا تو مولا ہے — سکندر و جم و قیصر معین الدین اجمیری

سراپا کیا لکھے اب زور تیرا خواجہ اجمیر
خدا کا تو ہوا مظہر معین الدین اجمیری

دیگر

خدا و مصطفی کے تم مین ہین انوار یا خواجہ معین الدین
علی کے تم مین ہین اسرار یا خواجہ معین الدین
حسن بصری سے پہونچا آپ کو خرقہ ولایت کا
طریقت کے کہائے اسرار یا خواجہ معین الدین
شہ یوسف نے اپنا جانشین تمکو کیا مولا
رہے تا گرمی بازار یا خواجہ معین الدین

شہ عثمان ہارون نے تمہیں ہندوستان بخشا
ہوا اجمیر میں دربار یا خواجہ معین الدین

تمہارا بہائ ہوں اور نام لیوا آپ کے گھر کا
مدد سے آپ کی درکار یا خواجہ معین الدین

خوش و خورم رہیں احباب میرے دین و دنیا میں
نہ ہووے کچھ ادنہیں آزار یا خواجہ معین الدین

حضور پیر و مرشد بوالحسن دایم رہیں قایم
مرے آقا مرے سرکار یا خواجہ معین الدین

ہمیشہ فضل تیرا افتخار دین پر ہووے
ترا وہ بھی ہے تابعدار یا خواجہ معین الدین

مری اولاد صالح ہو تمہارے فضل سے مولا
کہ سونا تاسکو ہے گھر بار یا خواجہ معین الدین

تمنا زرد کایت تک نہیں پوری ہوئی کوئی
ہوا گو حاضر دربار یا خواجہ معین الدین

ردیف (ز)

سا جہاں میں کب ہی بیکس نواز خواجہ | میرا قبول ہو دعجز و نیاز خواجہ

دونون جہانکے آپ ہین سبکے شہ برازدار
تیرے لیے ہوتے ہین عرفان کے راز خواجہ

اغواث مین ہوا کمل اقطاب مین ہو کامل
افراد مین ہو بیشک تم شاہ باز خواجہ

بھروسے تو تیری دلمین ہان نور معرفت کو
دلسے مرے مٹا دی رنگ مجاز خواجہ

بے خوف نہ ور رہو دی خطرات و وسوسہ سے
ہے آپکا وہ بندہ تیرے ہے ناز خواجہ

ردیف (س)

سہارا مجکو رہتا ہی تمہارا ہر نفس خواجہ
زمانہ پہر گئے کیونکر آپ ہین فریادرس خواجہ

نکلجائے کہین دم آپکے قدمون ہی کے نیچے
کہ جسم زار مجکو ہر گہڑی ہی اک قفس خواجہ

ری روضہ کی قبو نسے جہلاجہل نور چہنتا ہے
خدا کی شان ہی یا انکہ روشن ہی کلس خواجہ

دہ اجمیر مین آہ رسا نے مجکو پہونچایا
کہ ہی یہہ آہ و نالہ عاشقونکو اک جرس خواجہ

نہین ہے دین و دنیا کی خلش اب نہ ورکو کچہہ بھی
تمہاری ناصر کا بیشک وظیفہ ہیگا بس خواجہ

ردیف (ش)

ل مضطر مین ہر دم ہی محبت کی طپش خواجہ
یہہ میری جاذبہ الفت کی ساری ہی کشش خواجہ

لی ہوجاتے ہین آئین جو زائر تیری روضہ مین
ہر اک ادنی و اعلی کی ہوئی ہی پرورش خواجہ

جسے چاہو اسے دم بھر مین دیدے سلطنت مولا
زمانہ مین تری مشہور ہی داد و دہش خواجہ

تری الفت مین مجکو ہوشیاری یا خموشی ہو
نرالی راہ الفت مین مری ہو وے روش خواجہ

سیہ کاری شاد زور کی تم فضل سے مولا
مٹی دنیا و دین کی دم مین یہہ ساری خلش خواجہ

ردیف (ص)

حقیقت کے ہو تم غواص یا خواجہ معین الدین
خدا کے آپ خاص الخاص یا خواجہ معین الدین

خدا کی خاص بندو نمین ہوا بندہ وہی داخل
کری جو آپ سی اخلاص یا خواجہ معین الدین

خدا و مصطفے نے مرتضے نے تمکو فرمایا
تمہارا ہی یہہ خاص الخاص یا خواجہ معین الدین

پئی پیران چشتیہ مین سرکار سے مجھکو
یہی اعراض کچہہ اتراس یا خواجہ معین الدین

بہت حیران و مضطر زور ہی اک آپ کا بندہ
پڑہے کب تک بہلا اخلاص یا خواجہ معین الدین

ردیف (ض)

نہین تمسا کوئی فیاض یا خواجہ معین الدین
شادی سب مری امراض یا خواجہ معین الدین

جواہر جملہ اشیاء کے ترے قبضہ مین بیشک ہین
ہین گوہر لعل کیا اعراض یا خواجہ معین الدین

نہین نا اہل عرض ہوتا ہی میرا ایک عرصہ سے
ہزارون ہو گئی امراض یا خواجہ معین الدین

تہارا نام سنکر ہوگئی لاکہوں ہی باایمان ہوئی قائل تری رقاص یا خواجہ معین الدین

تمہارا زور ہے مداح اچہلیرا جو ہے ٭
نہونا اوس سے تم ناراض یا خواجہ معین الدین

ردیف (ط)

ابہی دفتر ہوا اک مبسوط یا خواجہ معین الدین تمہاری وصف سی مضبوط یا خواجہ معین الدین
تعالی اللہ ترا وہ حکم محکم ہے کہ عالم مین ٭ خدائی جس سے ہی مربوط یا خواجہ معین الدین
ملے وہ جام ہی مجکو جو بخشے کیفیت دلکو کرم سے تیری ہو مخلوط یا خواجہ معین الدین

غلامی کا تری تہوڑا نہین ہے زور کو کچہہ نخرہ ٭
بحمد اللہ ہے محظوظ یا خواجہ معین الدین

ردیف (ظ)

کرم سی اپنی رکہہ محفوظ یا خواجہ معین الدین ترا ہی حفظ سب ملحوظ یا خواجہ معین الدین
در دریای وحدت کا شنادر تو مجہے کردے تو کر دلکو مری محظوظ یا خواجہ معین الدین
مشادی خیر و برکت سی تو میری کثرت و نعمت کہ ہونہین سخت اب ملفوظ یا خواجہ معین الدین
تصدق اپنی مرشد کی رہون بزم زمانہ مین شہا مین رنجسے محفوظ یا خواجہ معین الدین

نہین کہنے کے قابل حال دل اب زور کا کیا ہی

ترا ہے حفظ بس مجھکو یا خواجہ معین الدین

ردیف (ع)

زہد و طاعت ہے نہ ہی مجھ مین تورع خواجہ
ہان تری فضل کی ہی مجھکو توقع خواجہ

تجھسے اقطاب ہی کچھ فیض نہین باقی ہین
پائے افزاد ہی ہین تجھسے تمتع خواجہ

تمنے جو بات کہی حکم خدا سے وہ کہی
کیون نہو سب پہ عیان تیرا تشرع خواجہ

اوج عزت مین مقابل نہین تیرا کوئی
تجھسے بڑھکر ہو بھلا کس کا ترفع خواجہ

زور کرتا ہے بڑا گریہ و زاری دنرات
اپکی سن لیجئے اوسکا بھی تفرع خواجہ

ردیف (غ)

نکہت سے تیری خوشبو ہے سب کا دماغ خواجہ
پھولا پھلا ہی تجھسے عرفان کا باغ خواجہ

فیض و کرم کا تیری گھر گھر ہوا ہے چرچہ
روشن ہے اولیا کا تجھسے چراغ خواجہ

تیری شہا جبین کو گر غور سے جو دیکھے
لالہ بھی تجھسے کہا ہی دم بہر مین داغ خواجہ

جام فنا پلا کر دی تشنہ لبتا کو جا
صہبای وصل کا دی محبوب ایاغ خواجہ

یہہ آرزو تو مولا سے ہے زور کی خدارا
عیش و نشاط مجھکو دے با فراغ خواجہ

ردیف (ف)

بھلا کیسے تری اوصاف یاخواجہ معین الدین / نہیں ممکن کہ ہو عدہ وصاف یاخواجہ معین الدین

تری ادنی اشارے میں ہیں ہزاروں اشرف الاعلیٰ / کہا جب اشرف الاشراف یاخواجہ معین الدین

تصرف آپکا کچھ ہند ہی پر ہاں نہیں موقوف / جہاں ہے تیرا اک صراف یاخواجہ معین الدین

جو کہا دیو دال اور دلیا ولی ہوجاوے وہ دم میں / ترا یہہ عام ہے الطاف یاخواجہ معین الدین

مٹا دے زنگ عصیاں کی مرے دل سے تو بہر حق
ہو سینہ زور کا شفاف یاخواجہ معین الدین

ردیف (ق)

تمہارے عام میں اشفاق یاخواجہ معین الدین / کہ ہو تم مجمع الاخلاق یاخواجہ معین الدین

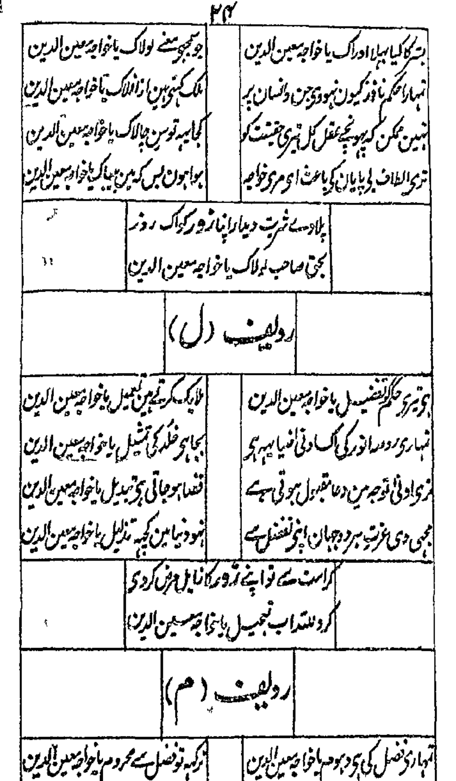
نہ کیوں اقرار ہو کفار کو تیرے ولایت کا / کہ ہے تو اولیا میں طاق یاخواجہ معین الدین

تمہارے فیض کا چشمہ ہے جاری سارے عالم میں / تجھے جانے ہے سب آفاق یاخواجہ معین الدین

ترے مدحت میں لکھا یہہ نئے انداز کا دیوان / کئے ہیں جمع یہہ اوراق یاخواجہ معین الدین

شفا دے زور کو تو خاک پا سے اپنے بہر حق
نہیں درد کا ہے تریاق یاخواجہ معین الدین

ردیف (گ)



بتر کا کیا بیاں ادراک یا خواجہ معین الدین
جو سمجھو معنے لولاک یا خواجہ معین الدین

تمہارا حکم نافذ کیوں نہووے جن و انسان پر
ملک کہتے ہیں از افلاک یا خواجہ معین الدین

نہیں ممکن کہ پہونچے عقل کل تیری حقیقت کو
کجا یہ توسن چالاک یا خواجہ معین الدین

تری الطاف بے پایاں کی باعث اے مری خواجہ
ہوا ہوں بس کہ میں بیباک یا خواجہ معین الدین

پلادے شربت دیدار اپنا زور کہا اک روز
بحق صاحب لولاک یا خواجہ معین الدین

ردیف (ل)

ہے تیرے حکم کی تفصیل یا خواجہ معین الدین
ملایک کرتے ہیں تعمیل یا خواجہ معین الدین

تمہارے روضہ انور کی اک ادنی ضیا یہ ہے
بجا ہے خلد کی تمثیل یا خواجہ معین الدین

تری ادنی توجہ میں دعا مقبول ہوتی ہے
قضا ہو جاتی ہے تبدیل یا خواجہ معین الدین

مجھے دی عزت ہر دو جہاں اپنے تفضل سے
نہو دنیا میں کچھ تذلیل یا خواجہ معین الدین

کرامت سے تو اپنے زور کا نایل عرض کردی
کرو للہ اب تعجیل یا خواجہ معین الدین

ردیف (م)

تمہارے فضل کی ہے دھوم یا خواجہ معین الدین
ترکیہ تو فضل سے محروم یا خواجہ معین الدین

تا آرات دن ہے نفس امارہ مجھی ناحق
رہے محفوظ نفس شوم ہم یا خواجہ معین الدین

مقدر ہی برا للہ فی اللہ دو بدل اوسکو
مرا جیا نہیں مقسوم ہم یا خواجہ معین الدین

مبدل کر غنا سے یہ عنا تجھکو نہیں مشکل
ہین از بس غمسے ہوں مغموم یا خواجہ معین الدین

صفت جو کچھ لکھی ہے زور نے از طبعیت
ملک کرتے ہیں سب مرقوم یا خواجہ معین الدین

ردیف (ن)

آفتاب زمان معین الدین
مالک دو جہان معین الدین

قبلۂ انس و جان معین الدین
کعبۂ چشتیان معین الدین

واقف سر شان سے جو نہیں
عین چشم جہان معین الدین

شکل منصور صورت شبلی
تم ہو سب پر عیان معین الدین

بے ہمہ با ہمہ ہو تم شاہا
اور فخر زمان معین الدین

میری آنکھوں سے کوئی دیکھے تو
قلب میں ہیں نہان معین الدین

المدد خواجۂ غریب نواز
خواجۂ انس و جان معین الدین

اوسکا سب ڈھونڈتے ہیں دنیا میں
دلمیں پایا نہان معین الدین

زور سے کیا صفت بیان ہو سکے
صفت قدسیان معین الدین

دیگر

گردش چرخ سے رہتا ہون پریشان خواجہ
اپنے بندہ کو نکر بیسر و ساماں خواجہ

نالہ و آہ و بکا شور و فغان ہے لب پر
یہہ مصیبت کے جمع مجھکو ہین ساماں خواجہ

عرض کیا تمسے کرون اپنا مین حال جانکاہ
اپنے افعال سے خود ہون مین پشیمان خواجہ

اشک حسرت یہ مری آنکھ سے جاری ہین مدام
خون بہاتے ہین مگر دیدۂ گریان خواجہ

ناز کرتے ہین ملک تیری ثنا خوانی کا
کیون نہو فخر مجھے ہون مین ثناخوان خواجہ

تجھسی سرکار کہان مجھکو ملے پھر سوال
جھولیان بھر کے جو دی لعل بدخشان خواجہ

بہر حسنین علے بہر نبی و زہرا
کیجے سر سبز تمنا کا گلستان خواجہ

جسپہ الطاف و کرم اپنا بھی کیجے بندہ دل
جیسے اورون کا سدا آپ ہے نگہبان خواجہ

روز و شب گریہ و زاری کے سوا کام نہین
رات دن رہتا ہون با حال پریشان خواجہ

تو ہو یہ بیزور ہے پھر جلد بلاؤ مجھے
آپ پر زور ہے بے شبہہ و عمران خواجہ

دیگر

تم معین دو جہان تم ہو نگہبان خواجہ
میری مشکل کو کرو جلد اب آسان خواجہ

میرے احباب و اعزا پہ رہے فضل ترا
تنگی رزق سے ہو وین نہ پریشان خواجہ

دو نہ دکھہ مجھکو کبھی الفلک شبہہ و بار
رہے اولاد مری خرم و شادان خواجہ

التجا زور کی زیارت بہی ہے تجھہ سے

بے نقاب اپنا دکھا دو رخ تابان خواجہ

ردیف (ی)

دکھادی سیر اللہ ہو معین الدین اجمیری
طلب ہو دے کے نہ پھر یا ہو معین الدین اجمیری

تمہاری یاد سے خالی نہووے کوئی دم میرا
ہمیشہ گرم ہو پہلو معین الدین اجمیری

جھکے محراب طاعت میں ترے سب انس و جانی
جو دیکھا وہ خم ابرو معین الدین اجمیری

نہیں پیدا ہے تاثیر محبت کی مجھے کچھ بھی
میرا ہے تجھ پہ اب قابو معین الدین اجمیری

نہووے گا کسی سے بھی تری مدحت ادا مجھ سے
ثنا گر ہو اگر ہر مو معین الدین اجمیری

خیال زلف لیلے قیس اک دم میں بھلا دیوے
جو دیکھے وہ ترا گیسو معین الدین اجمیری

گناہوں کے سبب سے تو وہ کو ذرات زاری ہے
نہیں پرواہی جب ہے تو معین الدین اجمیری

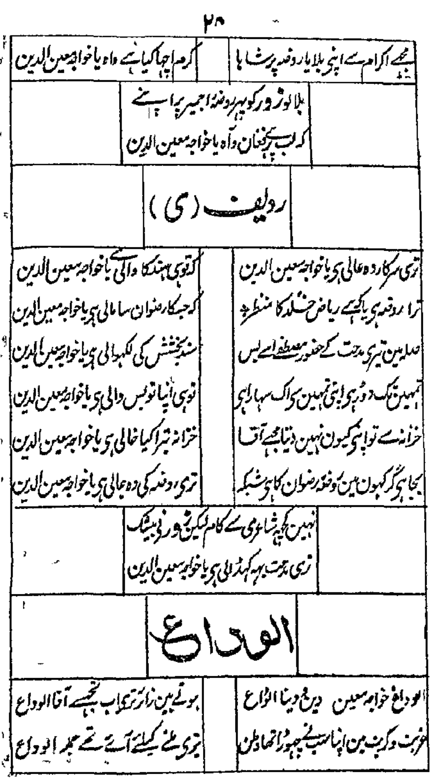
ردیف (ن)

بڑا ہی تیرا عز و جاہ یا خواجہ معین الدین
کہ ہے تو ہند کا لس شاہ یا خواجہ معین الدین

ہر اک شی پائی تیرے زائروں نے تیرے روضہ میں
ملے مجھکو بھی کچھ دلخواہ یا خواجہ معین الدین

دعا مقبول ہو میری نکیوں اجمیر میں جا کر
تری مقبول ہے درگاہ یا خواجہ معین الدین

مقدر کو مری بدلو بدلنا کچھ نہیں مشکل
ترے نزدیک ہے اک کاہ یا خواجہ معین الدین



مجھے اکرام سے اپنی بلایا روضہ پر شاہا — کرم اچھا کیا ہے واہ یا خواجہ معین الدین

بلا نوری ورکو پھر روضۂ اجمیر پر اپنے
کہ لب پر ہے فغان و آہ یا خواجہ معین الدین

ردیف (ی)

تری سرکار وہ عالی ہے یا خواجہ معین الدین — کہ تو ہی ہند کا والی ہے یا خواجہ معین الدین
ترا روضہ ہی یا کہئے ریاض خلد کا منظر — کہ جسکا رضوان سا مالی ہے یا خواجہ معین الدین
صلہ مین تیری مدحت کے حضور مصطفٰے سے بس — سند بخشش کی لکھوا لی ہے یا خواجہ معین الدین
تمہین تک دوڑ ہے اپنی تمہین سے اک سہارا ہے — تو ہی اپنا تو بس والی ہے یا خواجہ معین الدین
خزانے تو ابھی کیون نہین دیتا مجھے آقا — خزانہ تیرا کیا خالی ہے یا خواجہ معین الدین
بجا ہے گر کہون مین روضۂ رضوان کا ہے شبکہ — تری روضہ کی وہ جالی ہے یا خواجہ معین الدین

نہین کچھ شاعری سے کام لیکن نوری بیشک
تری مدحت یہ کہہ ڈالی ہے یا خواجہ معین الدین

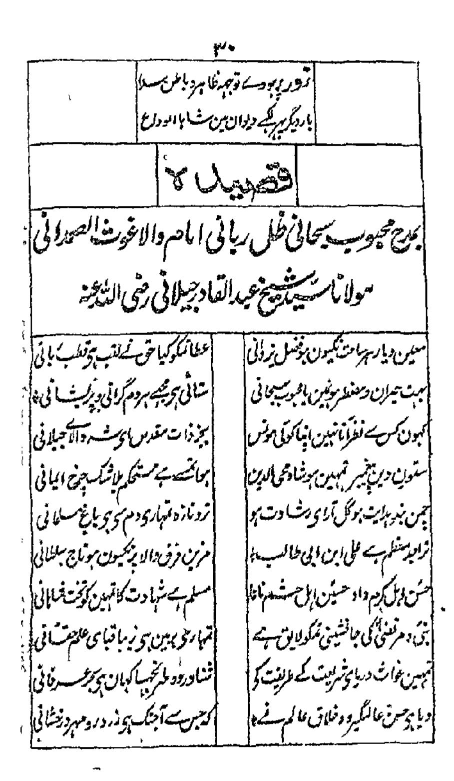
الوداع

الوداع خواجہ معین دین و دنیا الوداع — ہوتے ہین زائر ترے اب تجھسے آقا الوداع
غربت و کربت مین اپنا سب نے چھوڑا تھا وطن — تیری ملنے کیلئے آئے تھے جملہ الوداع

آج رل لے اپنے بندہ سے تو ای خواجہ مری ۔ جیسے ملنا سب سے ویسے ہی ملنا الوداع
ارزو ہین فضل سے اپنے ہراک پاکر چلا ۔ وای قسمت اک رہا محروم بندہ الوداع
پہر ہو افضال وکرم سے آدن اگلے سال پہر ۔ یونہی کہتا پہر چلا جاؤن مین شاہا الوداع
کیا نہین حاجت مجہی فضل کی تیرے امید ۔ کب تلک کہتا پہرون دردمین شاہا الوداع

قطعہ

زائران روضہ اقدس ہی قل کا آج روز ۔ عرض کرنا ہی جو کرنو ہے دگر نہ الوداع
مانگ لو اسوقت خواجہ سے جو کچہہ ہے مانگنا ۔ ہی چہٹی تاریخ اور دن ہی یہہ سب کا الوداع
عرس ہوکر قل ہوا ہے قل ہو اللہ احد ۔ پڑہکے کہتا ہون مین غمگین بلا ہا الوداع
حاضرین زائران حلبۂ روضہ کو آپ ۔ فضل سے بس واکا خوشحال کہنا الوداع
حاضری سالانہ ہوجو پہر خوشی مین ہو ضرور ۔ باقی ہی مجہکو یہہ ہی بس عرض کرنا الوداع
قرض داروںکا ادا ہو قرض وزض الکرم مین ۔ پر اثر ایسے ہوا ونکے حقمین ہو لا الوداع
سب تمنا پائین دلکی اور حاصل ہو مراد ۔ صدق سے سب کہہ رہی ہین تجہسے شاہا الوداع
ظاہر و باطن کے مقصد سبکے ہوجائین حصول ۔ باطن و ظاہر مین ہر اک ہووے اچہا الوداع
فضل واکرام آپکا ہو دی مری استاد پر ۔ ظاہر و باطن نمایان ہرطرح کا الوداع
سب عزیز و اقربا پر کیجیے میرے کرم ۔ دور ہووی میری غم کا سری سودا الوداع
تیری مدحت مین لکہا دیوان اسکا دی صلہ ۔ ہی صلہ یہہ ہی کہ ہو مقبول بندہ الوداع
تیری مدحت کی صلہ مین غوث اعظم دین شفا ۔ جیسا ہوں مداح تیرا ویسا ادن کا الوداع



ترو رہے ہو دے تو جہہ ظاہر و باطن سدا
بار دیگر پہر لکھے دیوان میں شاہا الوداع

قصیدہ ۸

بمدح محبوب سبحانی ظل ربانی امام والا غوث الصمدانی
مولانا سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

معین دیار سر ساحت نکیون ہو فضل یزدانی ۔ عطا تمکو کیا حق نے لقب ہی قطب ربانی
بہت حیران و مضطر ہون میں یا محبوب سبحانی ۔ ستاتی ہی مجھے ہر دم گرانی و پریشانی
کہون کس سے نظر آتا نہین اپنا کوئی مونس ۔ بجز ذات مقدس ای شہ والا جیلانی
ستون دین پیغمبر تمہین ہو شاہ محی الدین ۔ بجا تمسے ہے مستحکم بلا شک کاخ ایمانی
چمن بند ہدایت ہو گل آرای رشادت ہو ۔ تر و تازہ تمہارے دم سے ہی باغ مسلمانی
نژاد مستقیم ہے علی ابن ابی طالب سے ۔ مزین فرق والا پر نکیون ہو تاج سلطانی
حسن ابن کریم و او حسین ابن حشم نانا ۔ مسلم ہے شہادت کا تمہین کو تخت خاقانی
نبی و مرتضیٰ کی جانشینی تمکو لایق ہے ۔ تمہارے ہی بدن پر ہی زیبا قبای علم حقانی
تمہین غواص دریای شریعت کے طریقت کو ۔ شناور رود طہر تجھسا کہاں ہی بحر عرفانی
دیا ہے حسن عالمگیر و خلاق عالم نے ۔ کہ جس سے آجتک ہے ذرہ و مہر درخشانی

تمہاری زلف مشکین پر شب دیجور قربان ہے
جو بکھرا ابر آجاے عالم کو اگر سودا ۞
نظر آتا نہین ہے مردم دیدہ کو حیرت ہے
شب تاریک ہجران مین لبو پر جان آتی ہے
مری فریاد اب سن لیجئے الطاف سے اپنے
جسے چاہو اسے تم بخشدو ادنی اشارہ مین
تمہارا نام لیوا ہون تمہارے در کا سایل ہون
نگاہ لطف سے دیکھو لگا دو میرا بیڑا پار
مین اپنے عقدۂ لاحل کے حل کرنیکو کہتا ہون
نہین ہے مجھسا عاصی کوئی دنیا مین کہین مولا
پکارون ہند مین یا غوث مین کہیے بلا اک تک
سکندر شوکت و دارا حشم ہو ایک سے بیدل ہے
سگ کوچہ مبارک کی کہے اگر قدسی بھی
تیرے زیر قدم گردن تمامی اولیا کی ہے
در دولت پہ تیرے کیون نہو آکر ملک حاضر
تمہارے نقش پا کو اپنی آنکہون مین جگہ دیدے
تمہاری لحد رحمت کا گویا اک جزیرہ ہے

دکہا صبح سان چہرہ چمکتا نور پیشانی
بہلا دے چاہ یوسف کی دلون سے حسن کنعانی
جمال روے روشن کی ضیا ہے عین عرفانی
خدا کے واسطے دکہلا دو اب شکل نورانی
تمہارا نام ہے شاہا غیاث الدین و جانی
تمہارے قبضۂ قدرت مین ہے ملک سلیمانی
بہلا کیونکر نہ حل ہو جاے ہر مشکل بآسانی
ہٹا دو بحر غم کی میرے تم اک پل مین طغیانی
کشود کار مین شاہا نہ ہو دیر تو مجھکو حیرانی
گناہون سے مجھے ہر وقت رہتی ہے پشیمانی
ہے بغداد سے سرشار کر محبوب سبحانی
بصد خواہش کرے ہر اک تمہارے در کی دربانی
تمنا ہے دلی سے روز و شب شیر نیستانی
گدا کو تیرے در پر کیون نہو دعوی خاقانی
بگوش دل سنا کرتے ہین اکثر دعوا قرآنی
حجازی و عراقی و خراسانی و ایرانی
کہہ یا ربی ہو دایم کرہ یا سے انہیں سانی

یم بخشش سے تیری گر کوئی قطرہ پہونچ جاے … کرادکہین نصرۃ یا حوث اغواں بیابانی
تری ادنیٰ اشارہ مین ولی اللہ ہوتے ہین … اگرچہ ہون نظر مین خلق کی وہ سارق زانی
گدا در کا تمہارے جسجگہ جا کر قدم ماری … کرین حلقہ بگوشی د ان یہودی اور نصرانی
تمہین دلہای مردم پر ہی حاصل قدرت کامل … شادداک قلم دلسے مرے خطرات شیطانی
دکہا اعجاز کو اپنے تو اعجاز مسیحائی + … نکل جای سلامت بحر سے کشتی طوفانی
تمہارا نام لیکر جو اوٹھائے ہاتھہ مین اپنے … ہر اک پتہر کا ٹکرا ہو وہین لعل بدخشانی
مریدی لاتخف کی اب صدا سے جانفزا اسکو … سپردم با تو کاری خود تو نی انجام میدانی
قیامت تک رہیگا سلسلہ جاری ولایت کا … بلا مرضی تمہارے کون پای قرب رحمانی
کوئی چشتی ہو یا کہ نقشبندی سہروردی ہو … تمہاری ذات سے حاصل ہی سبکو فیض روحانی
بہلا دو یاد دنیا کی مرے دلسے شہ والا … دکہا دو چشم حق بین کو مجھے بہر خدا دانی
مجھے امید ہی انجام کی سرکار عالی سے … تمہارا ابہات ہون شاہانہ دعوی ثناخوانی
کریمانہ کرم کر اپنے سائل پر شہ گیلان … کہ معدوم زمانہ ہی سخاوت مین ترا ثانی
فراق روی انور مین شہا مین کب تلک روؤن … توانی کرد یک لحظہ دبے ارشاد گردانی
پکارا قافلہ والون نے گریان ہوکے صحرا مین … تمہاری نقش پا نے دور کردی اونکی گریانی
تصرف اسکو کہتے ہین کرامت اسکو کہتے ہین … کہ چور ابدال ہو دم مین ترا با فضل یزدانی
مجھے غوث جہان کی منقبت کا دی صلہ خواجہ … کہ ہون مداح خواجہ اور ہین محبوب سبحانی
وسیلے سے تمہارے ہون رفع امراض جسمانی … توجہ سے تمہاری ہو وے حاصل فیض روحانی

مجھے للہ فی اللہ آپ کے در سے ملے کچھ تو — نہایت تنگ کرتی ہے مجھے افلاس سامانی

تمنا میری ہو جلد پوری فضل سے تیرے — رہے کہتا سدا یا غوث یا محبوب سبحانی

مناجات

الٰہی فضل کر غفار ہے تو — الٰہی رحم کر ستار ہے تو

تصدق ذات ختم المرسلین کا — تو بر لا مدعا دنیا و دین کا

تصدق شاہ بوبکر و عمر کے — مٹا دے خوف مجھ سے خیر و شر کے

تصدق ذات عثمان و علی کے — مرے مقصد ہوں پورے سارے جی کے

صحابہ کے تصدق میں الٰہی — نہ ہووے میری کشتی کو تباہی

تصدق ذات حضرت فاطمہ کے — مٹا دے رنج و غم جو کچھ ہیں میرے

غم حسنین کے صدقے میں یارب — مرے دل کے ہوں پورے سارے مطلب

الٰہی بہر حضرت غوث الاعظم — ہو دل سے دور میرے رنج اور غم

غلام خواجہ ہوں ہیں میں خدایا — پھروں کب تک بھلا در در پہ یارا

مجھے اللہ دے تو اتنی طاقت — کروں جو عمر بھر تیری عبادت

سوا تیرے نہ ہووے دل میں کچھ اور — تو ہی تو بس نظر آوے ہر طور

سوا تیرے نہیں قادر کوئی اور — سوا تیرے نہیں ناظر کوئی اور

زمین و آسمان کا تو ہے خالق — مکین و لامکان کا تو ہے فائق
توہی شاہد توہی مشہود اللہ — توہی واحد توہی موجود اللہ
توہی مالک ہی مولا ہم سبہون کا — توہی رزاق عابد اور سگون کا
توہی ہادی ہی گمراہون کا اللہ — پہرا تجہسے ہوا مردود گمراہ
توہی بیراہونکا ہوتا ہی ہادی — ہمیشہ بیکسونکا تو ہے والی
کرم تیرا مدد کرتا ہے سبکی — سبہی خوش ہون عنایت ہوئے ربکی
ہر اک مشکل مین تیرا آسرا ہے — مصیبت مین سبہونکا ناخدا ہے
ترا ثانی نہین ممکن جہان مین — ترا جلوہ عیان کون و مکان مین
ظہور انس و جان تجہسے ہوا ہے — ہر اک جان و جہان تجہسے بنا ہے
ہر اک کی جان و دل مین تیرا جلوہ — توہی توہی نہین ہے اور مولا
کہین معبود ہی عابد کہین ہے — کہین مسجود ہی ساجد کہین ہے
توہی فریادرس ہے انس و جان کا — توہی ہی دادرس ہر ناتوان کا
امیرونکا تو والی ہے خدایا — غریبونکا تو داتا ہے ہر اک جا
ترحم مجہپہ فرما میرے اللہ — ہوا ہون نشۂ شیطان سی گمراہ
بحق بوالحسن تو ابر و دے — پڑی ہین جانکے اب میرے لالے
بحق آل احمد شاد رکہنا — در ناشاد کو آباد رکہنا
تواب محبوب سبحانی کے صدقے — شادی دین و دنیا کی بکہیرے

معین الدین کے صدقے مین یارب ... ملین مری نوجہان کے میرے مطلب
مری اولاد ہو صالح خدایا ... رہے پیران چشتیہ کا سایہ
خدایا میرا ہو پورا یہہ مطلب ... مری مان باپ کو تو بخش یارب
ندینا نزع مین تکلیف مجہکو ... اور آسانی سے میری قبض روح ہو
لحد مین جب جنازہ میرا پہونچے ... تری ہو نام کا کلمہ زبان پے
صراط حشر کو آسان کرنا ... مری ایمان کو با ایمان کرنا
میری احباب کو بہائی بہن کو ... ندے دنیا مین تو رنج و محن کو
مسلمان جسقدر ہین بہائی میرے ... خدایا بخش صدقہ مصطفےٰ کے
مری امراض جسمانی کو یارب ... بحق مصطفےٰ تو دور کر سب
خدا و ندا مہربان ستار پر ہو ... کرم اکرام تیرا ہر گہڑی ہو
بحق عبد قادر غوث الاعظم ... نہو دنیا و دین مین اونکو کچہہ غم
یہہ ہین دیوان کے لکہو انکی بانی ... ہارے پاک کے بانی سبانی
وگرنہ مجہسے ہو وے اور مدحت ... نحیف و زار کی ہو وے یہہ طاقت
بہلا کہ مورسے ہدیہ سلیمان ... کجا ذرہ کجا مہر درخشان

قبول غوث الاعظم ہووے یہہ ہدیہ
صلہ دو تم و رکوا ب خواجہ اس کا

قصیدہ مصنفہ جناب مولوی ستار بخش صاحب تخلص بہ ستار بدایونی

تمہاری مدح ہو کیونکر معین الدین اجمیری
کہ تم برتر سے ہو برتر معین الدین اجمیری

حضور سرور عالم کے تم ہو لاڈلے پیارے
تمہیں لخت دل حیدر معین الدین اجمیری

چمکتا رہے روز شب ہو نور فاطمہ زہرا
کہ ہو حسنین کے دلبر معین الدین اجمیری

نسب تیرا مکرم ہو حسب تیرا معظم ہے
نبی آدم میں تو برتر معین الدین اجمیری

تمامی فقر والوں میں تمہیں ہو مرشد کامل
خدا کی شان کے مظہر معین الدین اجمیری

وہ عالی مرتبہ تو ہے کہ تیرے در کی دربانی
ملایک کرتے ہیں آکر معین الدین اجمیری

بسان چرخ گنبد ہے تیرے روضہ کا رفعت میں
او رہے مسجد انور معین الدین اجمیری

ہے تیری مرقد اقدس کے شوق دید میں دایم
فلک کو رات دن چکر معین الدین اجمیری

زیادہ رتبہ ہے شاہا کہ ہیں ہشت شیر نیستانی
سگ درگاہ سے کمتر معین الدین اجمیری

تو وہ سلطان ذیشاں سلاطین سارے عالم کے
ترے چاکر ہے ہیں چاکر معین الدین اجمیری

زہے صولت زہے شوکت زہے عزت زہے عظمت
نہیں ہمسا کوئی افسر معین الدین اجمیری

تمہیں ہادی طریقت کی تمہیں حامی شریعت کے
تمہیں عرفاں کی رہبر معین الدین اجمیری

زیادہ مرتبہ عالی کہ ہیں ادنی غلاموں میں
ترے فغفور اور قیصر معین الدین اجمیری

ہوا پیدا نہ ہے کوئی نہ اب ہوگا زمانہ میں
ترا ثانی ترا ہمسر معین الدین اجمیری

تمامی فقر والوں کا تو ہی ماوا و ملجا ہے
تو ہی سب کا ہے مستظہر معین الدین اجمیری

خدا کے کارخانہ کے تمہیں مختار ہو شاہا
کوئی تم سے نہیں بڑھکر معین الدین اجمیری

تمہارے سلسلہ میں ہاتھ جسنے دیدیا اپنا
ملا جنت میں اوسکو گھر معین الدین اجمیری

محمد حق کے پیارے ہیں محمد کو ہو تم پیارے — کہاں تم سا کوئی دلبر معین الدین اجمیری

ہر اک جا ہی ترا جلوہ ہر اک سُنہ پر ترا چرچا — ترا ہی ذکر ہے گھر گھر معین الدین اجمیری

تمہاری حسن پہ چہرہ و ملک سو جانسے قربان ہیں — تصدق ہیں مہ و اختر معین الدین اجمیری

غلاموں کو ترے پھر عیب کیا ہے اگر ہو وے — نکس ان خود بنا اکسر معین الدین اجمیری

تری خاک در دولت ہمیں اکسیر خالص ہے — در و یاقوت ہیں پتھر معین الدین اجمیری

ترا اندیشہ مجھے دین کا نہ اب دنیا کا کچھ کھٹکا — کہ ہو آقا مرا سرور معین الدین اجمیری

مرادیں دونوں عالم کی پاتیں ہم جو مہر ہیں آتین — پکارا جب تمہیں کہکر معین الدین اجمیری

ہیں ہو مشتاق مدت سے تمہاری دید کا شاہا — دکھا دو اب رخ انور معین الدین اجمیری

اٹھا دو برقع چہرے سے نہیں اب ضبط کی طاقت — تڑپتا ہے دل مضطر معین الدین اجمیری

زباں پر میری جاری ہے ہمیشہ ذکر خواجہ کا — اور ہے کندہ مرے دل پر معین الدین اجمیری

ہیں اوٹھتے بیٹھتے دل میں تمہارا نام لیتا ہوں — وظیفہ ہے مجھے شب بھر معین الدین اجمیری

تمہیں مطلوب ہو میری تمہیں مقصود ہو میرے — نہیں درکار سیم و زر معین الدین اجمیری

یہ چشم خونفشاں یاد رخ روشن میں جب رو کی — ہر اک آنسو بنا گوہر معین الدین اجمیری

تو ہی آنکھوں کی مجلس میں تو ہی ہے خلوت دل میں — ترا جلوہ ہے گھر باہر معین الدین اجمیری

ادھر بھی ساقی اک چھینٹا کہ سوزِ نار فرقت سے — مرا اب حال ہے ابتر معین الدین اجمیری

پلا کر اپنی پیاسے کو لب اب سیراب کر دیجے — محبت کی مئے احمر معین الدین اجمیری

تصدق اپنے مستوں کا مجھے بھی اب عطا کیجے — شراب وصل کا ساغر معین الدین اجمیری

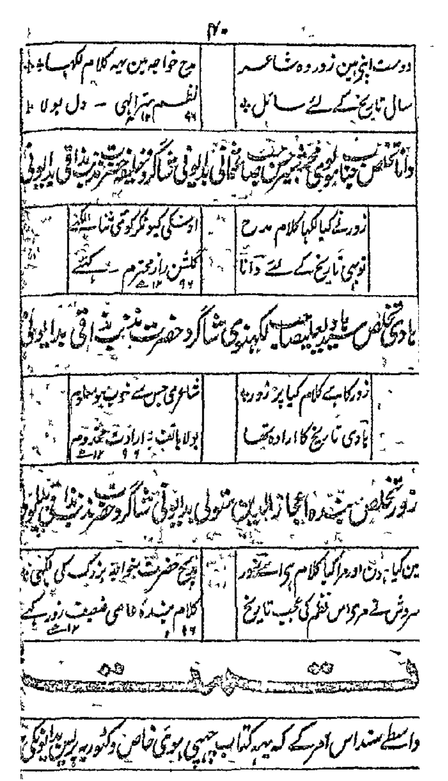
ترا ہی کام ہی شاہا جہان کی دستگیری کا — مری بھی دستگیری کر معین الدین اجمیری
نہین ہی ناخدا کوئی ہماری کشتی غم کا — تمہین اسوقت ہو یاور معین الدین اجمیری
نہ مرتا ہون نہ جیتا ہون سمجھہ مین کچہہ نہین آتا — بسان مہر ہون ششدر معین الدین اجمیری
مین ہوجاؤن ابہی زندہ اگر تم کچہہ بہی فرمادو — لب جانبخش سے ہنسکر معین الدین اجمیری
خدا کے واسطے ابر کرم سے اپنے دہو دیجے — گناہونکا مری دفتر معین الدین اجمیری
نہ جبتک پورا مطلب ہوا دہتا ایکا نہین ہرگز — تری دے سے مین اپنا سر معین الدین اجمیری
کہانتک اب کہون تمسے ہی تجپر حال سب روشن — کہ ہون بیکس شکستہ پر معین الدین اجمیری
جو کچہہ ہو مدعا میرا وہ در سے اپنے ہی دینا — پہرا نامت مجہے در در معین الدین اجمیری
مری اعدا و حاسد جسقدر ہین دستہ بجائین — ترے باد دلیسے دو انخجر معین الدین اجمیری
شریعت پر رہون ثابت طریقت پر ہین قایم ہون — مرا ہو خاتمہ بہتر معین الدین اجمیری
مری ماں باپ اور بہائی بہن اولاد ہو جتنی — نگاہ لطف ہو سب پر معین الدین اجمیری
اعزا ہون مری شادان رہین احباب بہی خندان — ادا اعدا خوار ہون یکسر معین الدین اجمیری
ترا ہی فضل و احسان ہی کہ بندہ تیسری نوبت — ہوا حاضر ترے در پر معین الدین اجمیری
سبب ایسا کوئی کیجے کہ چوتہی بار پہر آؤن — بدایون سے یہان چلکر معین الدین اجمیری

ہرا ہے یا بہلا پر آپ ہی کا نام لیتا ہے
یہ ستوار سخن گستر معین الدین اجمیری

التماس مصنف

بندہ زور بدایونی التماس کرتا ہی کہ اپنی محرومی علم ظاہر باطن پر ایک افسوس ہی نہ عرفان باطن نہ
علم ظاہری ہی نہ فصاحت نہ بلاغت نہ شاعری ہی حضرت خواجہ خواجگان والی ہندوستان خواجہ
معین الدین چشتی سنجری اجمیری قدس سرہ و دیگر اکابر دین کے آستانون پر حاضر ہوا اور حضرت
اجمیر مین تو معمولاً حاضر ہوتا ہون جو کلام مدح حضور خواجہ مین لکھا بعض احباب کے اصرار سے فراہم کرکے
چھپوایا اگرچہ اسوقت تک حتی الامکان تمام کلام اپنے اُستاد مدظلہ کی نظر سے گذرا ہی اور دیوان
دویم بھی عنقریب انشاء اللہ طبع کراؤنگا ابھی حضرت اوستاد مدظلہ کی نظر سے نہین گذرا ہی اور بجاے
تمامی حروف تہجی کی ترتیب سے یہ تبدیل قوافی مدح حضور خواجہ مین بندہ کہے ہی اور اسوجہ سے دیوان
نام رکھا ورنہ فی الحقیقت ردیف تبدیل ہونا دیوان کا خاصہ ہی اگر کوئی جاہل حاسد جسکو شاعری سے
مس نہ لطف کلام کا حظ وہ کیا سمجھیگا خداے تعالیٰ بطفیل اپنے حبیب حضرت محمد مصطفےٰ خاتم الانبیا صلی اللہ
علیہ وسلم اور حضرت علی مرتضیٰ امام اولیا و حضرت غوث الاعظم اور حضرت خواجہ بزرگ یہ کلام مقبول انام
فرمائے اور بنام نامی و اسم گرامی جناب سید محمد شاہ صاحب چشتی حیدرآبادی پیرو مرشد حضور مدار المہام
ریاست حضور سر آسمان جاہ بہادر بالقابہ کی خدمت مین پیش کرتا ہون اور حضور کے فروح کے سر پر
حضرت افضل الاولیا علی مرتضےٰ و جملہ پیران سلسلہ و حضرت مخدوم علی احمد کا سایہ رہی و قلت
فی مدحہ ✣ قبلۂ عارفان علی احمد   کعبۂ عاشقان علی احمد   خواجہ عثمان کے ہو تمہین محبوب
ہادی گمرہان علی احمد   آپکا روضہ خاص کلیر مین   قبر ہی بیکسان علی احمد   زور در پر تمہارے صلہ پائے
ہووہ حکمران علی احمد ✣

سائل تخلص شیخ ممتاز الدین صاحب شیخوپوری بدایونی شاگرد حضرت زور بدایونی



دوست اپنے ہین زور وہ شاعر — مح خواجہ ہین یہ کلام لکھا ہے
سال تاریخ کے لئے سائل ہے — لنظم بہتر الہی ۔ دل بولا ہے

دانا تخلص جناب مولوی محمد بشیر حسن صاحب ثنائی بدایونی شاگرد و خلیفہ حضرت زید ثناقی بدایونی

زور نے کیا لکھا کلام مدح — اوسکی کیونکر کوئی ثنا نہ کرے
توبھی تاریخ کے لئے دانا — گلشن راز محترم ہے کہئے

ہادی تخلص سید ہادی علی صاحب لکھنوی شاگرد حضرت ثاقب ثاقی بدایونی

زور کا ہے کلام کیا پر زور — شاعری جس سے خوب ہو معلوم
ہادی تاریخ کا ارادہ تھا — بولا ہاتف بہ ارادت مخدوم

زور تخلص بندہ اعجاز الدین صوفی بدایونی شاگرد حضرت ثناقی بدایونی

مین کیا دن اور کیا کلام ہوا اسے زور — ہے یہ حضرت یہ خواجہ بزرگ کی لکھی نعت
سروش نے مرے اس نظم کی عجب تاریخ — کلام بندہ عاصی ضعیف زور ہے

واسطے سند اس امر کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی خاص وکٹوریہ پریس بدایون کی